ترکی اور مصر کے نظام تعلیم پر ایک نظر

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ

10 تا 15 جولائی وفاق المدارس العربیہ کے سالانہ امتحان منعقد ہوئے۔ پرچوں کی جانچ اور نمبر لگانے کا عمل جامعہ دارالعلوم کراچی میں ہوا، جہاں ملک بھر سے منتخب 650 علمائے کرام ممتحنین اس عمل میں شریک ہوئے۔ امتحانی کمیٹی کی زیر نگرانی یہ عمل 15 دن تک (20 جولائی تا 5 اگست) مکمل کرنے کا ہدف تھا۔
اس دوران حضرت ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہ ترکی اور مصر کے دس روزہ دورے سے واپس تشریف لائے اور انہوں نے ممتحنین سے خطاب فرمایا، جس میں اپنے غیر ملکی دورے کا مقصد، کارگزاری پیش فرمانے کے ساتھ ساتھ مارکنگ کے عمل میں شریک تمام حضرات کو ہدایات بھی دیں۔ افادۂ عام کی غرض سے نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

نحمده و نصلی علی رسوله الكريم
حضرات علمائے کرام واراکین امتحانی کمیٹی!

بندہ 10 تا 20 جولائی ترکی ومصر کے مطالعاتی دورے پر رہا، جس کا مقصد وہاں کے تعلیمی نظام کا جائزہ لینا تھا۔ اس دورے میں ہمارے ساتھ وفاقی وزیر تعلیم جناب آصف احمد علی صاحب اور وزارت تعلیم کے چند افسران بھی تھے۔

ترکی کی اہمیت اور تاریخ سے تو ہم سب ہی واقف ہیں۔ صدیوں خلافت اسلامیہ کا مرکز رہا، براعظم ایشیا اور یورپ کے سنگم پر واقع ہے۔ 1924ء میں عالمی طاقتوں کی سازشوں اور ہماری اندرکی کمزوریوں سے خلافت ختم ہوگئی اور ترکی کو ایک سیکولر اسٹیٹ قرار دے دیا گیا، مساجد اور مدارس کو بند کر دیا گیا، دینی تعلیم ممنوع قرار دے دی گئی، ترکوں کو اپنی تاریخ سے کاٹنے کے لیے رسم الخط تک تبدیل کر دیا گیا۔ عربی اذان، اسلامی لباس اور عربی زبان پر بھی پابندی عائد کر دی گئی۔ عدالتوں میں اسلامی قوانین کے بجائے مغربی قوانین نافذ کر دیے گئے، علمائے کرام کو شہید کیا گیا، بہت سوں کو قید کر دیا

گیا، کئی ایک جلاوطن کر دیے گئے، الغرض انہیں اسلام سے کاٹنے کے لئے ہر جتن کیا گیا۔

بہر حال ترک قوم ایک مسلمان قوم تھی، مصطفیٰ کمال اتاترک کے بعد جب دین دشمن قوانین میں کچھ نرمی کی گئی، مساجد کھول دی گئیں تو ترک معاشرے کا دین کی طرف لوٹنے کا عمل شروع ہوا جو اب تک جاری ہے۔ موجودہ حکمران جماعت اسلام پسند جماعت ہے، جو تدبر اور حکمت عملی کے ساتھ ترک معاشرے کو دین کی طرف لا رہی ہے، جو آئینی جدوجہد کے ذریعہ اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں، اس کی قیادت کے جذبے جوان ہیں۔

ترک صدر عبداللہ گل کا حلف محض اس وجہ سے دو ماہ تک رکا رہا کہ اس کی اہلیہ اسکارف پہنتی ہے۔ سیکولر قوتیں ان کے اس عمل کو ترکی کے سیکولر تشخص کے خلاف سمجھتی تھی کہ خاتونِ اول کے طور پر جب وہ تمام سرکاری تقریبات میں حجاب کے ساتھ شرکت کریں گی تو اس سے ترکی کے سیکولر تشخص پر زد پڑے گی۔ عدالت نے دو ماہ تک اس کیس کی سماعت کی، بالآخر ان کی استقامت کو دیکھتے ہوئے عدالت کو یہ فیصلہ دینا پڑا کہ صدر کی اہلیہ خاتون اول کی حیثیت سے نہیں بل کہ ایک عام خاتون کی طرح سرکاری تقریبات میں شریک ہوں گی۔

فلسطینی مسلمانوں کی مدد کے لیے ترکی کی طرف سے بھیجے گئے امدادی جہاز پر اسرائیلی دہشت گردوں کی سفاکی کے بعد ترکی کے حکمرانوں کا جرأت مندانہ کردار پوری مسلم دنیا کے لیے قابل رشک بنا ہوا ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ ترکی اپنے ماضی کی طرف لوٹے، وہ یورپی یونین کی طرف دیکھنے کے بجائے اسلامی دنیا کی طرف آئے اور قیادت کے منصب پر فائز ہو۔

ترکی آٹھ دہائیوں کی شکست و ریخت کے بعد آج بھی بہت سی ایسی خصوصیات کا حامل ہے جو دیگر اسلامی دنیا کے حصے میں نہیں اور اس میں بہت سی کمزوریاں بھی ہیں جو قابلِ اصلاح ہیں۔

خصوصیات:

ترک قوم ایک محنتی اور بہادر قوم ہے۔ حکمرانوں اور عوام کے درمیان اعتماد و حجیت کی قابلِ رشک فضا پائی جاتی ہے۔ پوری ملک میں یکساں نظام تعلیم رائج ہے۔ قانون کا احترام حد درجہ پایا جاتا ہے۔ مساوات و انصاف، اپنی قومی زبان کی اہمیت، علم و تحقیق اور مطالعے کا شوق، بڑی بڑی لائبریریاں اور ان میں مطالعہ کرنے والوں کی کثیر تعداد، 87.4% تک شرح خواندگی، ترقی کرتی معیشت اور بڑھتی ہوئی معاشی شرح نمو...... ان سب چیزوں کو دیکھ کر امید ہونے لگتی ہے کہ ترکی پھر قائدانہ کردار ادا کرے گا۔

ترکی اپنے حسن کی وجہ سے پوری دنیا کے سیاحوں کا مرکز ہے، وہاں کی عمارتیں فنِ تعمیر کے حسین شاہکار ہیں، حضور ﷺ سے منسوب نوادرات، خوب صورت اور کشادہ مسجدیں جو نمازیوں سے بھرپور نظر آتی ہیں۔ استنبول میں ہم نے ایک دن صبح کی نماز میزبانِ رسول حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار سے ملحقہ مسجد میں ادا کی، کیا حسین منظر تھا!

لوگ دور دراز سے گاڑیوں میں سوار ہو کر اور کچھ پیادہ مسجد کی طرف کھینچے چلے آرہے تھے۔ میں نے ایسا منظر حرمین کے بعد کہیں اور نہیں دیکھا (ہاں! رمضان المبارک میں ایک مرتبہ مراکش کی ایک مسجد میں ایسا نظارہ دیکھنے کو ملا تھا)۔

استنبول کو دنیا بھر میں مساجد کا شہر کہا جاتا ہے۔ حکیم الاسلام قاری طیب صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ برصغیر کی مساجد بیوت اللہ ہیں اور ان ممالک کی مساجد قصور اللہ ہیں، واقعی وہاں اس کا نظارہ ہوا۔ اب تو ماشاء اللہ برصغیر میں بھی خوب صورت مساجد تعمیر ہوگئی ہیں، جامعہ دارالعلوم کراچی کی یہ مسجد جہاں ہم سب جمع ہیں، پاکستان میں فن تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔

وہاں کی مساجد کا حسن وہاں کے ائمہ اور مؤذنین بھی ہیں، حلیہ تو ان کا اگرچہ قابل رحم ہیں، لیکن اپنے فن میں تربیت یافتہ ہیں، خوب صورت آوازیں ہیں، کسی مؤذن کی اذان ایسی نہیں سنی جسے سن کر مسجد جانے کا دل نہ چاہتا ہو اور اس کی اذان کھینچتی نہ ہو۔ ہر جگہ امن وامان، نظم وضبط اور صفائی وسلیقہ کے مظاہر نظر آئے۔

ترکی کا نظام تعلیم:

ترکی میں حکومتی سطح پر دو طرح کا نظام تعلیم رائج ہے: ایک مذہبی تعلیم کے لیے، دوسرا عمومی تعلیم کے لیے، لیکن پورے ملک میں یکساں نظام رائج ہے۔ ہماری طرح نہیں کہ ہر گلی کے اسکول کا الگ نصاب ہے۔

مذہبی تعلیم کے لیے جو اسکول بنائے گئے ہیں ان کو "امام خطیب اسکول" کہا جاتا ہے، انٹرمیڈیٹ تک ان میں تعلیم دی جاتی ہے۔ نصاب میں 40 فیصد مذہبی اور 60 فیصد عمومی تعلیم دی جاتی ہے۔ مذہبی تعلیم بھی خالص اور مکمل اسلامی نہیں، بل کہ صرف اخلاقیات کی حد تک ہے، دیگر مذاہب کی تعلیم بھی اس میں شامل ہے۔ انٹرمیڈیٹ کے بعد یونی ورسٹی سطح کی تعلیم شروع ہوتی ہے۔ یونی ورسٹی میں مذہبی تعلیم سے متعلق شعبے کو الٰہیات کہا جاتا ہے، اسلامیات نہیں کہا جاتا۔

مذہبی اسکولوں میں پڑھ کر آنے والے طلباء وطالبات کو ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ یونی ورسٹی میں بھی اسی شعبے میں داخلہ لے کر اسپیشلائزیشن (تخصص) کریں۔ دیگر عمومی اسکولوں سے آنے والے طلباء وطالبات کے مقابلے میں انہیں اس شعبے میں داخلے کے وقت 20 نمبر اضافی دیے جاتے ہیں۔ جب کہ مذہبی اسکولوں کے طلباء وطالبات اگر دیگر عمومی تعلیم کے شعبوں میں داخل ہونا چاہیں تو ان کے 10 نمبر کم کر دیے جاتے ہیں۔ تاکہ ہر آدمی اپنے شعبے اور فن میں کمال حاصل کر سکے۔

ہمارے حکمرانوں کے لیے اس میں سبق ہے کہ عوام میں اپنا اعتماد بحال کریں، ہر شعبے کے ماہرین پیدا کریں، تعلیمی بجٹ میں اضافہ کریں تاکہ ہماری شرح خواندگی میں اضافہ ہو اور پورے ملک میں یکساں نظام تعلیم رائج کریں تاکہ ہم ایک قوم بن سکیں۔

ترکی میں ایک تیسرا غیر سرکاری نظام تعلیم ہمارے علم میں آیا کہ علماء ومشائخ خفیہ طور پر علوم اسلامیہ، قرآن وحدیث،

فقہ وعقائد کی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں اور خانقاہوں میں تزکیۂ نفوس کا عمل بھی جاری ہے، لیکن ان حضرات میں سے کسی سے وہاں ملاقات نہ ہو سکی۔

ترکی کے موجودہ وزیر اعظم طیب اردگان بھی امام خطیب اسکول کے تعلیم یافتہ ہیں، ایک ناتواں اور سرسری مذہبی تعلیم کے اثرات بھی کس قدر ہیں کہ ان کی فکر میں مذہب کی جھلک ہے۔

معیاری دینی تعلیم وتربیت کے فقدان کی وجہ سے اس معاشرے میں جو کمزوریاں رونما ہوئیں وہ قابل رحم ہیں۔ مغربی تہذیب کی یلغار ہے، دینی علوم میں تعمق وگہرائی نہیں، سنت پر عمل کے مظاہر دیکھنے میں نہیں آئے، تعلیمی اداروں میں مساجد کی تعمیر پر پابندی ہے، عدالتی فیصلوں میں تمام تر فیصلے حتی کہ ملکی مسائل بھی مغربی قوانین کے مطابق کیے جاتے ہیں، پورے ملک میں مخلوط نظام تعلیم ہے، مزارات پر بدعت ورسومات کے مظاہر عام ہیں۔

ان ممالک میں جا کر برصغیر کے دینی مدارس اور ان کے بانیان کی قدر میں ہزار گنا اضافہ ہو جاتا ہے کہ ان کی برکت سے برصغیر میں سب سے زیادہ اسلامی تہذیب کے مظاہر دیکھے جا سکتے ہیں کہ یہاں ڈاڑھی منڈے کی امامت کا تصور بھی نہیں۔

مصر کا نظام تعلیم:

مصر میں بھی ترکی کی طرح دو نظام تعلیم ہیں، ایک عمومی تعلیم کا دوسرا مذہبی تعلیم کا۔ مذہبی تعلیم کے لیے جامعۃ الازہر کے زیر اہتمام ملک بھر میں تقریباً 29,000 اسکول ہیں جہاں دینی تعلیم دی جاتی ہے۔

ترکی میں فقہ حنفی جب کہ مصر میں فقہ شافعی پر عمل کرنے والوں کی اکثریت ہے۔ امام شافعیؒ کا مزار بھی قاہرہ میں ہے۔

مصر براعظم افریقہ کا ترقی یافتہ ملک ہے، جو پہلے خلافتِ عثمانیہ کے زیر نگیں رہا۔ جامعۃ الازہر عالم اسلام کی قدیم دینی یونی ورسٹی ہے لیکن وہاں بھی اسی طرح مذہبی تہذیب کی یلغار ہے۔

ہمارا ذوق اور مزاج یہ ہے کہ اچھی چیز جہاں سے ملے لے لی جائے اور بُری چیز کو چھوڑ دیا جائے "خذ ما صفا ودع ما کدر"، ہم نہ مگر مغرب کی اندھی تقلید وجدت کے قائل ہیں اور نہ ہی عصرِ حاضر کے تقاضوں سے غافل ہو کر جمود کی کیفیت کے حامی ہیں، ہم نہ مغرب کی آزاد خیال ترقی یافتہ تہذیب سے مرعوب ہیں اور نہ ہی جدید ٹیکنالوجی سے استفادے کے مخالف ہیں، ہم اعتدال کی راہ کی طرف بلاتے ہیں اور خود بھی اسی اعتدال کی راہ پر چل کر اپنے مقاصد و اہداف حاصل کرنے کی راہ پر گامزن ہیں۔

ہمیں اپنے ماحول کی خوبیوں کو اقوام عالم تک پہنچانا ہے اور علم وتحقیق میں ان کے تجربات سے فائدہ اٹھانا ہے، اپنی تہذیب، اقدار اور روایات اور اپنے اصول ونظریات کو پوری قوت سے تھامے رکھنا ہے، اس کے ساتھ ساتھ دنیا کی جدید ٹیکنالوجی اور رائج الوقت اسباب سے بھرپور فائدہ اٹھانا ہے۔ حکمرانوں کے اپنے مقاصد اور پالیسیاں ہیں، ہمارے اپنے

مقاصد واہداف ہیں۔ ہمیں صرف دین پڑھانا نہیں بل کہ دین سکھانا ہے، عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق اپنے نظام میں اصلاح وتعمیر کا عمل جاری رکھنا ہے۔

آپ حضرات ماشاء اللہ اپنی اپنی مصروفیات چھوڑ کر یہاں اجتماعی نظم میں شریک ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عطا فرمائیں گے۔ بارہ ہزار مدارس کے تقریباً دولاکھ طلباء وطالبات کے نظم تعلیم اور نظم امتحان کے لئے آپ حضرات نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ صدر وفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم اور امتحانی کمیٹی کے اراکین عملاً اس کام کی سرپرستی فرمارہے ہیں۔

وفاق المدارس ہمارے لیے سائبان ہے، پوری دنیا میں اس کی مثال نہیں۔ یہ وفاقی تعلیمی بورڈ ہے جس میں چاروں صوبوں، دارالحکومت، کشمیر، گلگت بلتستان کے مدارس شامل ہیں۔ پورے ملک میں یکساں نصاب تعلیم اور نظام امتحان رائج ہے۔ کراچی کے جامعہ دارالعلوم اور اور جامعہ بنوری ٹاؤن میں جو نصاب پڑھایا جارہا ہے، پنجاب کے دیہات کی چھوٹی سی مسجد میں بھی وہی نصاب پڑھایا جارہا ہے، یہ وفاق کی برکت ہے۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ جلد از جلد دیگر غیر وفاقی درجات کا امتحان بھی وفاق کے تحت لینے کا نظم قائم ہوجائے تا کہ پورے ملک میں یکسانیت ہو اور اس سے معیار تعلیم میں بھی اضافہ ہوگا۔

مارکنگ کے دوران یقیناً آپ کے سامنے طلباء وطالبات کی استعداد، ان کے رجحانات ومیلانات سامنے آئیں گے، آپ ہمیں اپنے مفید مشوروں سے نوازیں تا کہ ہم استعداد میں بہتری اور امتحانی معیار میں اضافے کے لیے آپ کی تجاویز کی روشنی میں فیصلے کرسکیں اور طلباء وطالبات کی تعلیم وتربیت کے لیے بہتر سے بہتر نظام وضع کرسکیں۔

ان شاء اللہ ہم وفاق المدارس کی سطح پر ائمہ کورس، خطباء کورس، مدرسین کورس اور تنظیمات کورس شروع کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں تا کہ ہمارے ہر شعبے میں تربیت یافتہ افراد ہوں جو قوم کی بہتر خدمت کرسکیں۔

ہم جامعہ دارالعلوم کراچی کی انتظامیہ خصوصاً حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا رشید اشرف صاحب زیدمجدہ کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے ہماری درخواست پر سالانہ تعطیلات کے باوجود اپنے آپ کو میزبانی کے لیے پیش کیا۔ ہم جامعہ دارالعلوم کراچی کے تمام اساتذہ اور طلباء کے مشکور وممنون ہیں کہ جنہوں نے ہر طرح سے ہماری راحت وآرام کا خیال رکھا اور بہتر سے بہتر انداز میں میزبانی کی خدمت سرانجام دی۔

☆......☆......☆